THE SCHOLAR
Islamic Academic Research Journal
ISSN: 2413-7480(Print) 2617-4308 (Online)
DOI:10.29370/siarj
Journal home page: http://siarj.com

بیوع محرمات کے فقہی احکامات کا ایک تشریحی و تحقیقی مطالعہ

AN EXPLANATORY AND RESEARCH STUDY OF THE JURISPRUDENTIAL RULINGS ON THE TRADE OF FORBIDDEN ITEMS (MUHURRAMAT)

1. **Amjad Obaidullah**
Ph.D. Scholar, Department of Usooluddin, University of Karachi.
Email : amjadobaid78@gmail.com
ORCID ID:
https://orcid.org/0000-0003-2303-496x

2. **Ubaid Ahmed Khan**
Professor, Department of Usooluddin, University of Karachi.
Email: drubaidahmedkhan@gmail.com
ORCID ID:
https://orcid.org/0000-0001-5098-5643

To cite this article:
Amjad Obaidullah, Ubaid Ahmed Khan, "AN EXPLANATORY AND RESEARCH STUDY OF THE JURISPRUDENTIAL RULINGS ON THE TRADE OF FORBIDDEN ITEMS (MUHURRAMAT"| The Scholar-Islamic Academic Research Journal." *The Scholar-Islamic Academic Research Journal* 5, No. 2 (December 16, 2019): 81–98.

To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue9urduar5

Journal	The Scholar Islamic Academic Research Journal Vol. 5, No. 2 || July -December 2019 || P. 81-98
Publisher	Research Gateway Society
DOI:	10.29370/siarj/issue9urduar5
URL:	https://doi.org/10.29370/siarj/issue9urduar5
License:	Copyright c 2017 NC-SA 4.0
Journal homepage	www.siarj.com
Published online:	2019-12-16

cc BY NC SA
Open Access

بیوع محرمات کے فقہی احکامات کا ایک تشریحی و تحقیقی مطالعہ

AN EXPLANATORY AND RESEARCH STUDY OF THE JURISPRUDENTIAL RULINGS ON THE TRADE OF FORBIDDEN ITEMS (MUHURRAMAT)

Amjad Obaidullah, Ubaid Ahmed Khan

ABSTRACT:

The sale and purchase of certain items have been declared haraam in Islamic law. The sale and purchase of some of these items are definitely haraam. The details of the jurisprudential orders of buying and selling will be explained. It should be noted that the basic Shariah teachings regarding such items are as follows:

1) It is also haraam to trade in things that are forbidden in the Shari'ah.

2) It is haraam to buy and sell haraam animals and to earn money from them

3) It is also haraam to earn money by doing something haraam

4) It is haraam to buy or sell items that are haraam.

In this research paper, the details of Shari'ah rules regarding the prohibition of the following items will be explained in light of the Qur'an and Sunnah.

In this article, an attempt has been made to explain the jurisprudential rulings regarding the sale and purchase of items that are not well-known, while the jurisprudential rulings regarding alcohol, usury, etc. are clear.

Keywords Forbidden things, sales of stolen things, Musical instruments sales, gambling, Sculpture

کلیدی الفاظ: حرام اشیاء، مسروقہ اشیاء کی بیع،آلات موسیقی کی فروخت،جوا، مجسمہ سازی

تعارف و تمہید:

شریعت اسلامیہ میں کچھ اشیاء کی خرید وفروخت کو حرام قرار دیا ہے ان میں سے ایسی اشیاء جن کی خرید وفروخت بعینہ حرام ہے یعنی اس میں کسی خارجی قرینہ یا سبب ووصف کا کوئی عمل دخل نہیں ہے اس مقالہ میں ایسی حرام کردہ اشیاء کی خرید وفروخت کے فقہی احکامات کی تفصیل کو بیان کیا جائے گا۔ واضح رہے کہ ایسی اشیاء کے حوالے سے بنیادی شر عی تعلیمات درج ذیل ہیں.

1) جن اشیاء کا استعمال شریعت میں حرام قرار دیا گیا ہے ان کا کاروبار کرنا بھی حرام ہے۔

2) حرام جانوروں کی خرید وفروخت اور ان کے ذریعے ہونے والی آمدنی حرام ہے

3) کسی حرام کام کے ذریعے پیسہ کمانا بھی حرام ہے

4) جن اشیاء کی خرید و فروخت حرام ہے ان کا کرایہ وصول کرنا یا ان کی اجرت لینا بھی حرام ہے۔

اس بحث میں درج ذیل اشیاء کی حرمت کے حوالے سے شرعی احکام کی تفصیل کتاب و سنت کی روشنی میں بیان کی جائے گی۔چوری کا مال ،گلوکاری، قحبہ گری، جوئے بازی، پتنگ بازی، مجسمہ سازی اور فوٹو گرافی، بیوٹی پارلر

اس مقالہ میں کوشش کی گئی ہے کہ ان اشیاء کی خرید و فروخت کے حوالے سے فقہی احکام بیان کیے جائیں جو معروف نہیں ہیں جبکہ شراب، سود وغیرہ کے حوالے سے فقہی احکامات واضح ہیں۔

حرام کردہ اشیاء کی خرید و فروخت کے حوالے سے بنیادی شرعی تعلیمات:

جن اشیاء کا استعمال شریعت میں حرام قرار دیا گیا ہے ان کا کاروبار کرنا بھی حرام ہے یعنی اس تجارت کے ذریعے ہونے والی آمدنی بھی یقیناً حرام ہو گی۔ مثلاً: سگریٹ، تباکو، شراب اور نشہ آور تمام اشیاء کا کاروبار حرام ہے اسی طرح موسیقی اور گانوں پر مشتمل کیسٹوں یا فحش فلموں والی سی ڈیز کا کاروبار بھی جائز نہیں۔ [1]

اسی طرح حرام جانوروں کی خرید و فروخت اور ان کے ذریعے ہونے والی آمدنی حرام ہے اس کے علاوہ کسی حرام کام کے ذریعے پیسہ کمانا بھی حرام ہے مثلاً: بدکاری، کہانت اور داڑھی مونڈ کر کمائی کرنا وغیرہ

جن چیزوں کی خرید و فروخت حرام ہے ان کا کرایہ وصول کرنا یا ان کی اجرت لینا بھی حرام ہے، مثلاً: عورت کو گانے وغیرہ کے لیے اجرت پر رکھنا، یہود، نصاری، ہنود، مجوس اور سکھوں وغیرہ کو کفارہ کی عبادت گاہ تعمیر کرنے کے لیے زمین کرایہ پر دینا، سودی کاروبار یا شراب خانے کے لیے دکان کرایہ پر دینا وغیرہ۔

ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کتے کی قیمت، زانیہ کی آمدنی اور نجومی کی کمائی سے منع فرمایا۔[2]

جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کتے اور بلے کی قیمت وصول کرنا جائز ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے

[1] Bukhari, Abu Abdullah ,Muhammad ibn Ismail Al-Bukhari, Sahih Al-Bukhari, Maktaba Dar Ibn e Kaseer, Hadis No:2236

[2] Bukhari, Abu Abdullah ,Muhammad ibn Ismail Al-Bukhari, Sahih Al-Bukhari, Hadees No:2237

اس سے منع فرمایا ہے۔[3] البتہ شکاری کتا مستثنیٰ ہے۔[4]

جن چیزوں کا استعمال حرام ہے ان کا کاروبار بھی حرام ہے جو شخص شریعت میں حرام کردہ چیزوں کے ساتھ تجارت اور کاروبار کرتا ہو اس کی اس کاروبار کے ذریعے ہونے والی آمدنی بھی حرام ہو گی۔یہودیوں نے جب اللہ تعالیٰ کی ناشکری کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر جانوروں کی چربی کو حرام کیا، تو انہوں نے اسے بیچ کر اس کی قیمت ہڑپ کر لی اور لعنت کے مستحق قرار پائے اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: إن اللہ إذا حرم علی قوم أكل شيء حرم عليهم ثمنه [5]

" جب اللہ رب العزت نے کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام کیا تو ان پر اس کی قیمت بھی حرام قرار دے دی۔"

جیسے شراب پینا حرام ہے ویسے ہی اس کی خرید وفروخت اور کاروبار بھی حرام ہے اسی طرح آلات موسیقی کا استعمال اور ان کی خرید وفروخت بھی ممنوع ہے یہ در حقیقت کفار کا پیشہ ہے۔

چنانچہ مشرکین مکہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ وَإِذَا تُتْلَى عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّى مُسْتَكْبِرًا كَأَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ [6]

"اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں جو غافل کرنے والی بات خریدتا ہے تاکہ جانے بغیر اللہ کے راستے سے گمراہ کرے اور اسے مذاق بنائے یہی لوگ ہیں جن کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے اور جب اس پر ہماری آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو تکبر کرتے ہیں منہ پھیر لیتا ہے گویا اس نے وہ سنی ہی نہیں، گویا اس کے دونوں کانوں میں بوجھ ہے سو اسے دردناک عذاب کی خوشخبری دے دیں۔"

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: **لا تبيعوا القينات ولا تشتروهن ولا تعلموهن ولا خير في تجارة**

---

[3] Muslim, Muslim ibn Al-Hajjaj, Sahih Muslim, Maktaba Dar at-Taaseel, Hadees No :1569

[4] AL-tirmidhi,Abu Isa, Muhammad ibn Isa, Sunan At-tirmidhi, Maktaba Dar at-Taaseel, Hadees No :128

[5] Abu Dawood, Suleiman ibn al-Ash ath ibn Ishaq, Sunan Abu Dawud, Maktaba Darussalam, Hadees No :3488

[6] Al-Quran: 31/6-7

فيهن وثمنهن حرام في مثل ذلك أنزلت عليه هذه الآية { ومن الناس من يشتري لهو الحديث ليضل عن سبيل الله } إلى آخر الآية [7]

"گلوکاروں کی خرید وفروخت مت کرو اور نہ انہیں گلوکاری کی تعلیم دو، ان کی تجارت میں کوئی خیر نہیں اور ان کی قیمت کمائی حرام ہے۔ قرآن کی یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے "اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں جو غافل کرنے والی بات خریدتے ہیں تاکہ جانے بغیر اللہ کے راستے سے گمراہ کرے اور اسے مذاق بنائے یہی لوگ ہیں جن کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔"

ایسا کاروبار بھی اسلام کی روشنی میں ناجائز اور حرام ہے جس کاروبار میں اللہ رب العزت کی نافرمانی ہو اور وہ عمل اللہ کی ناراضگی کا سبب بنتا ہے یا حرام چیزوں کی بیع ہو ایسی چیزوں کی خرید وفروخت جو چیزیں اپنی ذات میں یعنی ذاتی لہذا سے ناپاک و حرام ہوں مثال کے طور پر کسی مرے جانور کی چربی یا گوشت (چاہے وہ جانور حلال تھا یا حرام) کی خرید وفروخت بھی حرام ہی ہے، اور خون تو حرام ہے اور کسی حرام جانور کا گوشت چاہے اس کو چھری سے اور تکبیر پڑھ کر ہی کیوں نہ ذبح کیا ہو حرام ہی ہوگا یعنی اس کے گوشت کا یا پھر اسی جانور کو ہی بیچنا، خرید وفروخت کرنا حرام ہوگا ت جیسے کتے اور خنزیر وغیرہ کی خرید وفروخت وغیرہ۔

اسی طرح سے شراب بھی حرام کی گئی ہے اب شراب کی خرید وفروخت بھی حرام ہے اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب اللہ رب العزت نے اسلام میں سود کو حرام کیا تو رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے تو مسجد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کیا اور شراب کے حرام ہونے کا بھی اعلان سنا دیا۔

سود کی تحریم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ پر سورۃ البقرۃ کی آخری آیات نازل ہوئیں تھیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ [8]

"بے شک شراب، جوا، بت پرستی اور پانسے سب شیطانی افعال وعادات یعنی نجاستی کام حرام کر دیئے گئے ہیں۔"

---

[7] Abu Dawood, Suleiman ibn al-Ash ath ibn Ishaq, Sunan Abu Dawud, Hadees No :3488

[8] Al-Quran: 5/91

سورۃالبقرۃ کی آخری آیات جو سود کی تحریم پر دلالت کرتی ہیں۔علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں کہ ان آیات میں شراب کے حرام ہونے پر دس دلیلیں ہیں۔

ا۔بت پرستی اور تیروں کے پانسوں کے ذکر کے ساتھ شراب کا بھی ذکر کیا ہے تو وہ چیزیں حرام ہیں۔

۲۔اللہ تعالیٰ نے شراب کو ناپاک (رجس) کہا ہے اور ناپاک حرام ہوتی ہے۔

۳۔شراب پینے کی وجہ سے شیطان عداوت پیدا کرنا ہے اور عداوت حرام ہے۔

۴۔شیطان اسی شراب کے ذریعے بغض پیدا کرتا ہے اور بغض حرام ہے۔

۵۔شراب کی وجہ سے شیطان نماز سے روکتا ہے۔

۶۔فلاح کو شراب سے اجتناب پر معلق کرا اس لیے اجتناب فرض اور ارتکاب حرام ہے۔

۷۔شراب سے پرہیز کا حکم وجوب ہے۔

۸۔شراب کی وجہ سے بندہ اللہ کے ذکر سے غافل ہوتا ہے۔

۹۔اللہ تعالیٰ نے صیغہ استفہام کے ساتھ نہی بلیغ کرتے ہوئے فرمایا: ’’کیا تم شراب پینے سے باز آنے والے ہو۔‘‘

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ والے سال مکہ میں فرمایا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے شراب، مردہ جانور اور بتوں کی خرید و فروخت سے منع کیا ہے یا حرام کیا ہے تو آپ ﷺ سے مردہ جانور کی چربی کے بارے میں سوال کیا گیا اور یہ چربی کشتیوں پر لگائی جاتی، کھالوں پر لگائی جاتی اور لوگ چراغ جلا کر اس سے روشنی حاصل کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں وہ حرام ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کر دے جب اللہ رب العزت کی طرف مردار کی چربیوں کو حرام کیا گیا تھا تو وہ حیلے بہانے کر کے اس کو پگھلاتے تھے اور پھر اس کو فروخت کرتے تھے اور اس کی قیمت کھا لیتے تھے۔[9]

جیسا کہ پہلے عرض ہو چکا ہے کہ جو چیزیں شریعت میں حرام کی گئی ہیں ان چیزوں کی خرید و فروخت کرنا بھی حرام ہے اور اس سلسلہ میں جتنے لوگ بھی شامل ہوں گے سب گنہگار ہوں گے مثال کے طور پر حرام چیز کی فروخت کرنے والا، خریدنے والا گواہی دینے والا تحریر لکھنے والا سب برابر کے شریک ہوں گے۔

حرام کے کاروبار میں سرفہرست سود ہے جو ایک الگ مقالہ کا تقاضی ہے لہذا اس پر بات نہیں کی جائے گی۔

اسی طرح وہ شخص جو کسی قسم کے حرام کام لیے اپنی دکان کرایہ پر دیتا ہے اور وہ کرائے پر دیتے وقت جانتا بھی تھا کہ یہ

[9] Muslim, Muslim ibn Al-Hajjaj, Sahih Muslim, Hadees No :3936

خریدار اس دکان میں کوئی حرام کام شراب وغیرہ کا کاروبار کرے گا اسکے باوجود اس نے کرائے پر دے دی تو وہ بھی برابر کا شریک ہو گا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ [10]

اسی اصل کے مطابق ہر وہ بیع ناجائز و حرام ہے جو کسی حرام یا غلط مقصد کے لیے کی جائے، چنانچہ عمران بن حصین کہتے ہیں: نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع السلاح فی الفتنۃ [11]

آپ ﷺ نے لڑائی، جدال و قتال اور فتنہ وغیرہ کے دنوں میں اسلحہ کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے۔"

بعض اوقات ہمارے دلوں میں شیطان ایسے ایسے وسوسے پیدا کرتا ہے مثلاً ایک چیز کو شریعت نے حرام کر دیا ہے تو ہم نے جان لیا کسی صریح دلیل سے اس کے بعد حیلے بہانے شروع کر دیتے ہیں جیسے ہم یہ حرام چیز اپنے لیے یعنی اپنی ذات کے لیے تو نہیں استعمال کر رہے، ہم تو اس میں اپنی کی محنت، جہد و کاوش کا صلہ حاصل کرتے ہیں لیکن یہ صرف ایک شیطان کی طرف سے دل میں ڈالا گیا بُرا خیال ہے اور وسوسہ ہے کیونکہ حرام چیز کی خرید و فروخت کرنا اسے رائج کرنے کے بھی مترادف ہے اور حرام فعل میں خود حصہ لینے میں بھی اس لیے یہ کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: إن اللہ إذا حرم شیئاً حرم ثمنہ [12]

"اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو حرام کیا ہے تو اس کی قیمت کو بھی حرام کیا ہے۔

ایک اور روایت تمیم الداری رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

لا یحل ثمن لا یحل أکلہ و شربہ [13]

"جس چیز کا کھانا پینا حلال نہیں ہے اس چیز کی قیمت بھی حلال نہیں۔"

جب مدینہ میں شراب حرام ہوتی تھی وہ ابھی ابتدائی دور تھا۔ اب اس حکم کی وضاحت اس واقع سے ہو سکتی ہے جب مدینہ میں شراب کی حرمت کا اعلان ہوا تو مدینہ منورہ کی گلیوں میں پانی کے سیلاب کی طرح بہنے لگی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فوری اسی وقت ساری شراب ضائع کر دی، پھر اسی حکم پر کہ ایک صحابی اپنا گھر کا سارا مال لے کر

[10] Al-Quran: 2/5

[11] Al-Bayhaqi, Abu Bakr ,Ahmed Ibn Al-Husain Ibn Ali ,Sunan Al-Kabir, Maktaba Dar Kotob al-Ilmiyah, 5/327

[12] Al-Daraqutni, Abu Al-Hassen, Ali Ibn Umar Ibn Ahmed, Sunan Al-Daraqutni, Maktaba Dar ul Marifa, 7/3

[13] Al-Daraqutni, Abu Al-Hassen, Ali Ibn Umar Ibn Ahmed, Sunan Al-Daraqutni, 7/3

تجارت کی غرض سے شراب خریدنے کے لیے گئے ہوئے تھے وہ جب شام سے لوٹے تو ان کو مدینہ سے قبل یعنی ابھی مدینہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی ان کو اطلاع ملی کہ شراب حرام ہو گئی ہے وہ صحابی خود آپ ﷺ کے پاس آئے اور اپنے کام کی ساری کہانی سنائی اور کچھ راہنمائی چاہی، آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فرمان کے مطابق فرمایا کہ ساری شراب بہادو، اس صحابی جانثار رسول اللہ ﷺ نے آپ ﷺ کے اس حکم پر بغیر کچھ سوچے سمجھے اور بغیر کسی کراہت یا منہ بولے کلمہ کے اپنا سارے کا سارا سرمایہ کاروبار زمین پر بہادیا اس اپنے سرمائے کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کے لیے بہانے پر ایک مستقبل میں بڑے منافع کی امید تھی۔[14]

اسی طرح وہ چیزیں وہ اشیاء کی بیع بھی شریعت نے حرام کی ہے جن اشیاء سے اخلاق وآداب خراب ہوتے ہوں۔ قوم کے اخلاق خراب ہونے کا خطرہ ہو، جیسے گانے بجانے، ایسے کھیل، لہو ولعب یا پھر ان چیزوں سے ملتی جلتی چیزوں کی خرید وفروخت کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ[15]

"اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں جو غافل کرنے والی بات خریدتا ہے تاکہ جانے بغیر اللہ کے راستے سے گمراہ کرے اور اسے مذاق بنائے یہی لوگ ہیں جن کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔"

یہ آیت نضر بن حارث پر نازل ہوئی جب اس نے ایک گانے والی بانسری خریدی اور یہ نضر بن حارث اپنے علاقے نظر میں رکھتا اور دیکھتا تھا کہ کسی کا دل اسلام کی طرف مائل ہوتا تو یہ اس کے پاس جا کر بانسری بجانا، اسے شراب پلاتا اور ناچنے گانے پر اس کو مجبور کرتا یا ترغیب دلاتا تھا پھر کہتا تھا کہ یہ عیش وعشرت والی زندگی اچھی ہے یا ان کاموں سے دور ہو کر نماز وروزہ میں رہنا؟۔[16]

اس آیت کی رو سے گانا بجانا، ناچنا حرام ہے اور لہو الحدیث سے مراد گانا ہے، لہو کی لغوی اعتبار سے دیکھا جائے تو اس سے مراد وہ کام و فعل جو اللہ تعالیٰ کے ذکر وعبادات سے غافل و دور کر دے۔ اسی طرح گانا بجانے کا طریقہ کار دوسروں کو سکھانا بھی حرام ہے کیونکہ جتنا گناہ بجانے والے کو ہے اتنا ہی سکھانے والے کو ہوگا اور جو عورتیں اور مرد گانا بجاتے یا ناچتے گاتے ہیں ان کی خرید وفروخت بھی ناجائز ہے۔

[14] Mufti, Muhammad Shafi, Maarif ul Quran, Maktaba Idara tul Maarif, Karachi, 1/525

[15] Al-Quran: 31/6

[16] Shihab ad-Din Sayed Mahmoud Alusi al-Baghdadi, Rooh ul Maani, Maktaba Dar Kotob al-Ilmiyah, 21/27

سابقہ ادوار میں ایسے افعال وکام لونڈیاں کیا کرتی تھیں، اس لیے فقہاء نے ایسی چیزیں یا پھر ایسے کام جن کا تعلق اخلاق وآداب بگارنے سے ہے وہ تمام چیزیں اسی فہرست میں آتی ہیں لہذا نہ صرف تصویریں، ناچنا، گانا، گانے کے آلات موسیقی، فلموں، سینما، آڈیو موسیقی وغیرہ کی تیاری اور ان کی نشوونما، فروغ یا کسی بھی قسم کی اعانت، مساعدت وتعاون حرام اور ناجائز ہے اور سخت گنہگار ہے۔ ان تمام اشیاء کی اشاعت اور فروغ میں اعانت حرام ہے جو کسی بھی طرح حرام اشیاء اور ناجائز چیزوں کے زمرے میں آتے ہیں۔

چوری کا مال فروخت کرنا:

مسروقہ مال کی خرید وفروخت بھی حرام ہے جو شخص مسروقہ مال کی فروخت کر کے پیسہ کمائے وہ یقیناً حرام ہے اور اسے خریدنے والا شخص اگر یہ جانتا ہو کہ یہ مسروقہ مال ہے پھر بھی وہ اسے اونے پونے خرید لے تو وہ بھی اس کے گناہ میں شریک تصور کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ولا تعاونوا علی الاِثم والعدوان [17]

"اور تم گناہ اور معصیت جس میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی کا سبب بنتا ہو ایسے کام میں ایک دوسرے کی مدد یا تعاون نہ کرو۔"

اگر مسروقہ مال کے مالک کو یہ پتہ چل جائے کہ اس کا مال فلاں شخص نے لاعلمی میں خرید لیا ہے تو اسے اختیار ہے کہ اگر وہ چاہے تو اس سے وہی مال پیسوں سے خرید لے اور اگر چاہے تو اس سے اس چور کے بارے میں معلومات لے کر اس کے خلاف عدالت سے رجوع کرے۔

اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا: **إذا كان الذي أبتاعها من الذي سرقها غير متهم يخير سيدها فإن شاء أخذ الذي سرق منه بثمنها وإن شاء اتبع سارقه** [18]

"وہ شخص جس نے مسروقہ مال چور سے خرید کیا ہو، اگر وہ اس جرم میں شریک نہ ہو اور لاعلمی میں اس نے وہ مال خریدا ہو تو اس کے مالک کو اختیار ہے کہ اگر وہ چاہے تو چوری شدہ مال کی قیمت ادا کر کے لے لے اور اگر چاہے تو اس کے چور کا تعاقب کرے۔

---

[17] Al-Quran: 5/2

[18] Nasai, Abu Abdul Rahman, Ahmed Ibn Shuaib Ibn Ali, Sunan An-Nasai, Maktaba Darussalam, Hadees No :4680

اس حدیث میں اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد ابو بکر، عمر اور عثمان نے بھی اس کے متعلق یہی فیصلہ کیا تھا۔

علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں دو اہم نکتے ہیں:

ا۔ جو شخص اپنا مسروقہ مال کسی ایسے شخص کے پاس پڑا ہوا دیکھے کہ جو اس چوری میں ملوث نہیں ہوا بلکہ اس نے غاصب یا چور سے اسے خرید اتھا تو اسے یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اسے اس سے لے لے مگر یہ کہ وہ اس کی قیمت ادا کرے اور اگر وہ چاہے تو حاکم کے ہاں غاصب یا چور کے خلاف اپیل کر سکتا ہے [19]

ڈاکہ زنی مال کی فروخت:

بعض لوگ اسلحہ کی نوک پر گھروں کو لوٹ لیتے ہیں اور بعض لوگ مسافروں اور راہ گیروں کو لوٹتے ہیں اور جو لوگ اس طرح لوٹ مار کرتے اور لوگوں کی جانوں اور ان کے مالوں کی حرمت کو پامال کرتے ہیں ان کی سزا یہ ہے کہ انہیں قتل کر دیا جائے کیونکہ وہ لوگوں کے جان و مال کے لیے خطرہ بنتے ہیں تو خود انہی کو قتل کرنا ضروری ہو جاتا ہے تاکہ ان کے شر سے لوگ محفوظ رہ سکیں۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ** [20]

" ان لوگوں کی سزا جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد کی کوشش کرتے ہیں یہی ہے کہ انہیں بری طرح قتل کیا جائے یا انہیں بری طرح سولی دی جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مختلف سمتوں سے بری طرح کاٹے جائیں یا انہیں اس سرزمین سے نکال دیا جائے یہ ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کیلئے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔"

"المیسر" سے مراد ہر وہ کام ہے جس میں مختلف لوگ ایک جیسی رقم لگا کر شریک ہوں لیکن بعد میں بعض کو ملے اور بعض کو نہ ملے یا بعض کو کم ملے اور بعض کو زیادہ۔ اس کی شکلیں ہیں مثلاً: انعامی بانڈز، سیونگ سرٹیفکیٹ، ریفل ٹکٹ

[19] Albany, Shaikh Nasir ud Din, Silsila Ahadees E Sahiha, Maktaba Ansar us Sunnah, 609

[20] Al-Quran: 5/33

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 5, No. 2 || July -December 2019 || P.81-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue9urduar5

اور خریدی ہوئی اشیاء میں سے انعامی کوپن نکالنا وغیرہ۔

گلوکاری کی کمائی:

گلوکاری کا کام نہ صرف ناجائز ہے بلکہ حرام اور مرنے بلکہ مرنے کے بعد بھی یہ گناہ جاری وساری رہتا ہے اس کے ساتھ اور بھی بہت ساری چیزیں جنکا کسب حرام راستے سے حاصل ہوتا ہے۔ جیسے بانسری، ہارمونیم، الغرزہ، تنبورہ، شہنائی اور ڈھولک وغیرہ یہ سب کے سب آلات موسیقی حرام اور ناجائز ہیں۔اور تمام آلات موسیقی گلوکاری کا ایک حصہ ہیں، آج آلات موسیقی، گلوکاری کو ہمارے معاشرے میں اس قدر جگہ ملی ہے ہم اس موسیقی کو صبح میں سب سے پہلے پکڑتے ہیں اپنے جسم دل ودماغ کو ایک تسکین دینے کے لیے۔ صبح کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے ذکر میں تمہارے دلوں کا اطمینان وسکون رکھا گیا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيث لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِين وَإِذَا تُتْلَى عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّى مُسْتَكْبِرًا كَأَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيم[21]

"اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں جو غافل کرنے والی بات خریدتا ہے تاکہ جانے بغیر اللہ کے راستے سے گمراہ کرے اور اسے مذاق بنائے یہی لوگ ہیں جن کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے اور جب اس پر ہماری آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو تکبر کرتے ہیں منہ پھیر لیتا ہے گویا اس نے وہ سنی ہی نہیں، گویا اس کے دونوں کانوں میں بوجھ ہے سوا سے دردناک عذاب کی خوشخبری سنادیں۔"

قرآن کی اس آیت میں "لہوالحدیث" سے مراد گانا بجانا، آلات موسیقی اور گلوکاری وغیرہ ہی ہے۔

حضرت ابومالک اشعری رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں اور فرمایا:

ليكونن من أمتي أقوام يستحلون الحر والحرير والخمر والمعازف ولينزلن أقوام إلى جنب علم يروح عليهم بسارحة لهم يأتيهم ، يعني الفقير – لحاجة فيقولوا ارجع إلينا غدا فيبيتهم الله ويضع العلم ويمسخ آخرين قردة وخنازير إلى يوم القيامة[22]

---

[21] Al-Quran: 31/6

[22] Bukhari, Abu Abdullah ,Muhammad ibn Ismail Al-Bukhari, Sahih Al-Bukhari, Hadees No :5590

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 5, No. 2 || July -December 2019 || P.81-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue9urduar5

میری امت میں بعض ایسے لوگ آئیں گے جو ریشم، شراب، زنا اور باجے بانسری وغیرہ کو حلال کہیں گے (شراب کا نام بدل کر اس کی خرید و فروخت اور حلال کی جائے گی) اور بعض لوگ پہاڑ کی ایک طرف اتریں گے اور ان کے پاس کچھ حاجت مند، ضرورت منداور مستحق، فقیر و مساکین آئیں گے وہ لوگ ان فقراء و مساکین کو ان کی ضرورت کے باوجود بھی واپس موڑ دیں گے اور کل آنے کا بولیں گے، اور اسی رات میں اللہ تعالیٰ ان پر پہاڑ گرادیں گے اور ان کے اوپر پہاڑ گا کر تباہ و برباد کر دیں گے اور ان میں بعض کو اللہ تعالیٰ بندر اور سور بنادیں گے اور وہ قیامت تک اسی طرح رہیں گے۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گانا گانے والے، بجانے والے، سننے اور دیکھنے والے اللہ تعالیٰ کی لعنت میں ہوں گے اور بندر اور سور کی مثل سے مراد جس طرح بندر کی حرص اور سور کے اندر بے حیائی پائی جاتی ہے تو یہ دونوں چیزیں ہی ہمارے اندر پائی جاتی ہیں۔

اور اسی طرح سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إن الله حرم عليكم الخمر والميسر والكوبة وقال كل مسكر حرام [23]

"بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ پر شراب، جوا، ڈھولک بجانا، گانا سننا اور دیکھنا اور ہر نشہ والی چیز حرام کر دی ہے۔

اب اگر ان کاموں کو کرنے، دیکھنے، سننے اور کروانے کے لیے اتنا دردناک عذاب ہے تو وہی جو اسی کام سے اپنی روزی چلاتے ہیں ان کی روزی حرام ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔

قحبہ گری کا پیشہ:

غیر مسلم ممالک میں اس گندے پیشے کو قانونی طور پر ایک بڑی حیثیت حاصل ہے۔ باقاعدہ طور پر اس کے اسکول اور کالجوں میں سبجیکٹ پڑھائے جاتے ہیں اور اس کو ایک پیشہ کے طور سے جانا جاتا ہے جبکہ اسلام اپنی پاکیزگی اور حیاداری کی وجہ سے اس قسم کے پیشہ کو جڑ سے ہی ختم کرتا ہے۔

کوئی آزاد عورت ہو یا لونڈی اسلام اسے جسم فروشی کی اجازت نہیں دیتا۔

فرمان باری تعالیٰ ہے: **وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاة**

[23] Muslim, Muslim ibn Al-Hajjaj, Sahih Muslim, Hadees No :5218

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 5, No. 2 || July -December 2019 || P.81-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue9urduar5

الدُّنْيا} [24]

"اپنی لونڈیوں کو قحبہ گری پر مجبور نہ کرو وہ تو پاکدامن رہنا چاہتی ہوں، چاہے تم کو اس سے دنیوی فائدہ حاصل ہو۔"

عن ابن عباس رضي الله عنهما جاء عبد الله بن أُبي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه جارية من أجمل النساء تسمى معاذة، فقال رسول الله هذه لأيتام فلان أفلا نأمرها بالزنا فيصيبون من منافعها فقال عليه الصلاة والسلام، لا.[25]

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن اُبی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اس کے ساتھ ایک بہت خوبصورت لونڈی تھی اور اس کا نام معاذہ تھا۔ اس نے کہا اللہ کے رسول یہ لونڈی فلاں یتیموں کی ہے ہم اس کو زنا کا حکم دیں تاکہ ان یتیموں کو فائدہ ملے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نہیں۔

اسلام نے اس قسم کے گندے پیشے کی ممانعت کر دی چاہے اس سے فائدہ حاصل ہو خواہ کسی یتیم کو سہارا پہنچتا ہو یا کسی بے روزگار کو تاکہ اسلامی معاشرہ اس قسم کی خباثت سے محفوظ رہ سکے۔

جوئے بازی کا کاروبار یا پیشہ:

بہت سے لوگ بغیر کسی مشقت کے نہایت آرام سے حرام کو کمانا چاہتے ہیں اور اپنی زندگی کا مقصد ہی یہی سمجھتے ہیں اپنی بیوی اور بچوں اور مکان کو اس داؤ پر لگا دیتے ہیں۔

امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ قمار (جوئے) کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: **لأن الميسر ما يوجب دفع المال أو أخذ المال** [26]

جوئے سے سارا مال یا تو ہاتھ سے نکل جاتا ہے یا تو ہاتھ میں آجاتا ہے۔"

قمار قمر سے اُخذ کیا گیا ہے جو کہ چاند ہے کبھی گھٹتا ہے تو کبھی بڑھتا ہے۔ ایک مال کا بغیر کسی حق کے دوسرے کو مل جاتا ہے اس سے حسد اور بغض اور نفرت پیدا ہوتی ہے۔

---

[24] Al-Quran: 24/33

[25] Al-Razi, Fakhr Al-din Muhammad bin Umar bin Hasan, Al-Tafsir Al-Kabir Aw Mafatih al-Ghaib, Dar Kotob al-Ilmiyah, 23/192

[26] Al-Razi, Fakhr Al-din Muhammad bin Umar bin Hasan, Al-Tafsir Al-Kabir Aw Mafatih al-Ghaib, 23/192

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 5, No. 2 || July -December 2019 || P.81-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue9urduar5

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **لا تأكلوا أموالكم بينكم بالباطل**[27]

"تم آپس میں اپنے مال کو باطل طریقے سے نہ کھاؤ۔"

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قمار کو حرام قرار دینے کی حکمت ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے: **إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ** [28]

"شیطان یہی تو چاہتا ہے کہ ڈال دے تمہارے درمیان عداوت اور بغض، شراب سے اور جوئے سے کہ روک دے تمہیں اللہ کے ذکر سے اور نماز سے تو کیا تم باز آنے والے ہو۔

اس آیت کریمہ نے شراب اور جوئے کی حرمت کی حکمتیں بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ شراب پینے سے اور جوئے بازی سے پیار اور محبت کے جذبات ختم ہو جاتے ہیں۔ پیار اور محبت کی جگہ حسد اور عداوت کے شعلے بھڑکنے لگتے ہیں۔ نیز یہ انسان کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر سے غافل کر دیتا ہے اور نیک کام کرنے کی مہلت بھی نہیں دیتا۔

پتنگ بازی:

ہمارے معاشرے میں پتنگ بازی کا بہت رواج ہو گیا ہے بڑے سے لے کر چھوٹے تک اس حرام کام کے اسیر ہو چکے ہیں چنانچہ حدیث پاک میں وارد ہے: **أن رسول الله ﷺ رأى رجلا يتبع حمامة فقال: شيطان يتبع شيطانة**[29]

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو کبوتری کے پیچھے دوڑتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: شیطان شیطان کے پیچھے دوڑ رہا ہے، اڑتے ہوئے کبوتر کے پیچھے بھاگنا یا اڑتی ہوئی کٹی پتنگ کا پیچھا کرنا ہم معنی ہے۔

پتنگ باز پتنگ بازی کی وجہ سے نماز سے غافل ہو جاتا ہے۔

وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ [30]

---

[27] Al-Quran: 4/29

[28] Al-Quran: 5/91

[29] Ibn Majah, Abu Abdullah, Muhammad Ibn Yazeed Ibn Majah, Sunan Ibn e Majah, Maktaba Darussalam, Hadees No: 3765

[30] Al-Quran: 5/91

''اور وہ ہمیں ذکر الٰہی سے اور نماز سے روکتے ہیں۔''

اسی طرح اس کی ڈوری سے لوگوں کا زخمی ہونا گلے کٹ کر ہلاک ہونا۔کسی کو ناحق قتل کرنا یہ بہت بڑا جرم ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ ایک انسان کو قتل کرنا پوری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے۔

اور اپنے مال کی فضول خرچی کرنا اور قرآن پاک فضول خرچی کرنے والے کو شیطان کا بھائی کہتا ہے۔

إِنَّ الْمُبَذِّرِين كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِين [31]

''بے شک فضول خرچ شیطان کا بھائی ہے۔''

اور پتنگ اکثر جگہ پر گھروں کی چھتوں پر اڑائی جاتی ہے جس سے ساتھ والے گھروں کی بے پردگی ہوتی ہے لہذا پتنگ کا اُڑانا شرعاً ناجائز اور حرام ہے جب شرعاً پتنگ اڑانا حرام ہے اس ناجائز کام کے لیے خرید وفروخت کرنا یہ بھی حرام ہے اس لیے اس سے اجتناب ضروری ہے۔اس سے حاصل ہونے والی آمدنی کا استعمال ناجائز ہوگا۔

مجسمہ سازی اور فوٹو گرافی کا کاروبار:

مجسمہ سازی کا پیشہ بھی ان دنوں میں کافی زیادہ بڑھ گیا ہے۔ خصوصاً Super stars پر عام ہے۔ ساڑی ہاؤس پر ایسے مجسموں کی کھلی مانگ ہورہی ہے جبکہ اسلام نے انہیں حرام قرار دیا ہے چنانچہ حدیث پاک میں وارد ہے: **عن سعيد بن أبي الحسن قال : كنت عند ابن عباس ، رضي الله عنهما إذ أتاه رجل فقال يا أبا عباس إني إنسان إنما معيشتي من صنعة يدي وإني أصنع هذه التصاوير فقال ابن عباس لا أحدثك إلا ما سمعت رسول الله ﷺ يقول : سمعته يقول : من صور صورة فإن الله معذبه حتى ينفخ فيها الروح وليس بنافخ فيها أبدا فربا الرجل ربوة شديدة واصفر وجهه فقال ويحك إن أبيت إلا أن تصنع فعليك بهذا الشجر كل شيء ليس فيه روح.** [32]

حضرت سعید بن ابی الحسن رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ان کے پاس تھا۔ایک شخص آیا اس نے کہا اے ابن عباس میرا کام و معاش کاریگری ہے اور طرح طرح کی تصویریں بناتا ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول

[31] Al-Quran: 17/27

[32] Bukhari, Abu Abdullah ,Muhammad ibn Ismail Al-Bukhari, Sahih Al-Bukhari, Hadees No:2225

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو کچھ سنا ہے وہی آپ کو بتاؤں گا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے جو کوئی تصویر بنائے گا اسے اللہ تعالیٰ عذاب دے کہ وہ اس تصویر میں روح پھونکے لیکن وہ کبھی اس میں روح پھونک نہ سکے گا یہ سن کر اس شخص کا چہرہ تبدیل ہو گیا، حضرت ابن عباس نے اس سے کہا اگر تم تصویر بنانا ہی چاہتے ہو تو پھر درخت وغیرہ جیسے مناظر کی تصویریں بناؤ۔

کسی جاندار کی تصویر بنانا یا مجسمہ بنانا یا ایسی تصویریں جو کسی کپڑے یا کسی کاغذ پر بنی ہو چاہے ہاتھ سے بنی ہو یا جدید مشینوں سے بنی ہو یہ سب حرام ہے۔

حرمت کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے، یہ شرک کی وجہ ہے کیونکہ تاریخی کتابوں میں قابل ذکر ہے جبکہ شرک قرآن کریم میں ناقابل معافی جرم ہے جب تک بندہ توبہ نہ کرے۔

حرمت کی دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں تشبیہ ہو رہی ہے یہ بھی جرم عظیم ہے۔

قال رسول الله –ﷺ– « إن أشد الناس عذابا يوم القيامة المصورون[33]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب تصویریں بنانے والے کو ہو گا۔

حدثنا أبو زرعة قال دخلت مع أبي هريرة دارا بالمدينة فرأى أعلاها مصورا يصور قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : ومن أظلم ممن ذهب يخلق كخلقي فليخلقوا حبة وليخلقوا ذرة[34]

حضرت ابو زرعہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ کے ساتھ مدینہ میں ایک گھر کے اندر داخل ہوا تو ہم نے دیکھا تو ابو ہریرہ نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا ہے اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جو میرے پیدا کرنے کی طرح پیدا کرتا ہے تو اس کو چاہیے کہ ایک ذرہ پیدا کر کے دکھائے یا ایک دانہ پیدا کر کے دکھائے۔

قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة [35]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتا یا تصوریں ہوں۔

---

[33] Nasai, Abu Abdul Rahman, Ahmed Ibn Shuaib Ibn Ali, Sunan An-Nasai, Hadees No :5366

[34] Bukhari, Abu Abdullah ,Muhammad ibn Ismail Al-Bukhari, Sahih Al-Bukhari, Hadees No:5953

[35] Muslim, Muslim ibn Al-Hajjaj, Sahih Muslim, Hadees No :5515

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 5, No. 2 || July -December 2019 || P.81-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue9urduar5

چونکہ تصویریں بنانا حرام ہیں اس کام کی خرید وفروخت بھی حرام ہے اور اس سے اجتناب ضروری ہے۔اس سبق کا خلاصہ یہ ہے کہ تصویر بنانا یا بنوانا، خرید نا یا بیچنا، فلمی ہوں یا مشینی، منقش ہو یا مورتی یہ کبیرہ گناہ اور حرام ہے تو اس کے لیے مناسب ہے اس کو مٹا دے یا ضائع کر دے۔

یادر ہے کہ اس حکم میں تمام وہ تصاویر شامل ہیں جو بطور یادگار یا زینت کے لیے رکھا جائے یا لٹکا یا جائے البتہ جس کا مقصد ہو وہ اس میں شامل نہیں ہے جیسے شناختی کارڈ یا پاسپورٹ کے لیے تصویر بنانا یا بنوانا استثنائی شکلیں ہوں گی۔

بیوٹی پارلر کا پیشہ:

تقریباً دنیا کے ہر علاقے میں فیشن کے اڈے کھول دیئے گئے ہیں جس کو بیوٹی پارلر کے نام سے جانا جاتا ہے یا کوئی اور نام سے جانا جاتا ہے جس میں اکثر خواتین کام انجام دیتی ہیں اور بعض جگہ خواتین کی آرائش وزیبائش کا کام مرد حضرات انجام دیتے ہیں اور اس میں شریعت کے خلاف کام کیئے جاتے ہیں، مثلاً چہرے کے بال نچوانا، پڑے جسم سے بال صاف کرانا، اور نقلی بال لعوانا اور مختلف قسم کے فیشن جبکہ حدیث پاک میں ہے کہ کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے چہرے کے بال اکھیڑے کیونکہ یہ اللہ تعالی کی تخلیق کو بدلنا ہے اللہ کے نبی ﷺ ایسا کام کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے:

عن عبد الله قال لعن الله الواشمات والمستوشمات والنامصات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغيرات خلق الله. قال فبلغ ذلك امرأة من بنى أسد يقال لها أم يعقوب وكانت تقرأ القرآن فأتته فقالت ما حديث بلغنى عنك أنك لعنت الواشمات والمستوشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغيرات خلق الله فقال عبد الله وما لى لا ألعن من لعن رسول الله -ﷺ- وهو فى كتاب الله فقالت المرأة لقد قرأت ما بين لوحى المصحف فما وجدته. فقال لئن كنت قرأتيه لقد وجدتيه قال الله عز وجل (وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا) فقالت المرأة فإنى أرى شيئا من هذا على امرأتك الآن. قال اذهبى فانظرى. قال فدخلت على امرأة عبد الله فلم تر شيئا فجاءت إليه فقالت ما رأيت شيئا. فقال أما لو كان ذلك لم نجامعها[36]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والی اور گدانے والی اور

[36] Muslim, Muslim ibn Al-Hajjaj, Sahih Muslim, Hadees No :2125

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 5, No. 2 || July -December 2019 || P.81-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue9urduar5

چھرے کے بال اکھیڑنے والی، خوبصورتی کے لیے دانتوں پر سونا چڑھانے والی اور اللہ جل جلالہ کی تخلیق میں تغیر کرے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ بنو اسد قبیلے کی ام یعقوب نامی عورت کو پتا لگا وہ آئی اور کہنے لگی مجھے پتا لگا کہ آپ نے اس طرح لعنت کی ہے۔ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا میں اس پر لعنت کیوں نہ کروں جس پر اللہ کے رسول نے کی ہو اور وہ لعنت کتاب اللہ میں موجود ہے۔ اس نے کہا میں نے پورا قرآن پڑھا ہے مجھے تو نہیں ملی عبداللہ بن مسعود نے فرمایا اگر تم نے قرآن پڑھا ہوتا تو آپ کو مل جاتی کیا تو نے یہ نہیں پڑھا جو چیز اللہ کے رسول تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے تمہیں روکے اس سے رک جاؤ۔ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اس کام سے روکا ہے تو اس عورت نے کہا یہ عادت تمہاری بیوی میں موجود ہے۔ انہوں نے کہا جاؤ دیکھو وہ اب گئی اور وہ گئی اسے ان کی بیوی میں ایسی بات کوئی نظر نہیں آئی۔ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: اگر کوئی ایسا کام موجود ہوتا میں ان سے مجامعت نہ کرتا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی مسلمان عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے چہرے کے بال اکھیڑے یا خوبصورتی کے لیے اور کوئی فیشن کرے کیونکہ اللہ کے نبی نے ایسی عورت پر لعنت فرمائی ہے البتہ جن عورتوں کو مردوں کی طرح داڑھی، مونچھوں کے بال نکل آتے ہیں تو وہ انہیں ختم کریں کیونکہ عورت اور بندے کی ایک دوسرے سے مشابہت ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ

لعن الله الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة [37]

لعنت کی ہے اللہ نے اضافی بال لگانے والی اور لگوانے والی عورتوں پر اور جسم پر رنگ بھرنے والی اور بھروانے والی عورتوں پر۔

بیوٹی پارلروں کے نام سے مارکیٹ در حقیقت شریعت سے بغاوت کے اڈے ہیں جہاں لڑکے اور لڑکیوں کو مختلف طریقوں سے سجایا جاتا ہے یہ سب حرام ہے ان کاموں کو پیشہ کے طور پر اپنانا بدرجہ اولی معیوب و مذموم ہے۔

نتائج:

1) شریعت نے جن اشیاء کو حرام قرار دیا ہے اس کی خرید و فروخت بھی حرام ہے۔
2) حرام کردہ اشیاء سے کسی بھی طرح مالی منفعت حاصل کرنا جائز نہیں ہے۔

---

[37] Bukhari, Abu Abdullah ,Muhammad ibn Ismail Al-Bukhari, Sahih Al-Bukhari, Hadees No:5937

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 5, No. 2 || July -December 2019 || P.81-98
https://doi.org/10.29370/siarj/issue9urduar5

3) حرام کردہ اشیاء کا ضرر افراد اور معاشرے ہر دو پر مرتب ہوتا ہے۔اور یہ ضرر ایمان کے ساتھ ساتھ جسم اور اخلاق پر بھی منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔

4) حرام کردہ اشیاء کے خرید و فروخت کے ساتھ ساتھ اس کے استعمال سے بھی اجتناب کیا جائے کہ وہ بھی حرام کے زمرے میں آتا ہے۔

5) شریعت اسلامیہ میں کسی بھی چیز کو حرام کرنے کا اختیار صرف اللہ تعالی کے پاس ہے۔اور اللہ تعالی کے علاوہ کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ کسی چیز کو حلال یا حرام قرار دے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)